﴿یا بنیٓ ادم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواٰتکم وریشا ﴾ [الاعراف/ ٢٦]

﴿ وظللنا علیهم الغمام وأنزلنا علیهم المن والسلوی﴾ [الاعراف/ ١٦٠]

﴿ وأنزلنا الحدید فیه بأس شدید ﴾ [الحدید/ ٢٥]

''لباس'' ہر زمانے میں وسائل اور تجربات کے مطابق نازل ہو رہا ہے۔ ''من وسلویٰ'' محدود دور میں حسب ضرورت بتدریج نازل ہوتا رہا اور ''لوہا'' زمین کے متفرق مقامات پر مختلف اجناس اور مقداروں میں پایا جاتا ہے۔

{۳} تنزیل کا ایسا استعمال جو بتدریج نزول کے معنیٰ کا متحمل نہیں

﴿ ولو نزّلنا علیک کتابا فی قرطاس...... ﴾ [الانعام/٧]

﴿ ......لنزّلنا علیهم من السمآء ملَكا رسولا ﴾ [الاسراء/ ٥٩]

﴿ یسئلک أهل الکتٰب أن تنزّل علیهم کتابا من السمآء ﴾ [النساء/ ١٥٣]

﴿ ......هل یستطیع ربک أن ینزّل علینامآئدة من السمآء ﴾ [المائدة/ ١١٢]

اور یہ آیت تو قاطع نزاع ہے:

﴿ وقال الذین کفروا لولا نُزِّلَ علیه القراٰنُ جملةً واحدةً ﴾ [الفرقان/ ٣٢]

{ج} تمام کتب سابقہ کے لیے لفظ انزال کا استعمال

﴿ والذین یؤمنون بمآ انزل الیک ومآ انزل من قبلک ﴾ [البقرة/ ٤]

﴿ فبعث الله النبیین مبشرین ومنذرین وأنزل معهم الکتٰب بالحق﴾ [البقرة/ ٢١٣]

﴿ لقد أرسلنا رسلنا بالبینٰت وأنزلنا معهم الکتٰب والمیزان ﴾ [الحدید/ ٢٥]

تمام کتب سابقہ پر اجمالی ایمان کے باوجود ہمیں ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں، چہ جائیکہ بتدریج یا یکمشت نزول کا پتہ ہو۔

خلاصہ بحث:

''اِنزال'' اور'' تنزیل'' کے معانی میں فرق کا کوئی قاعدہ کلیہ ثابت نہیں ہوا، بلکہ دونوں مترادف بھی ہو سکتے ہیں، پس ہر مقام پر قرائن کے مطابق معنی لینے چاہئیں۔ واللہ أعلم وعلمہ أتم

ملکی ترقی میں تعلیم کا کردار

حمید اللہ عبدالرحیم (متعلم الاثر پبلک سکول غواڑی)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے تمام اشیاء کے نام، خواص اور صفات سکھا دیے جو کہ جدید طبعی علوم مثلاً فزکس، کیمیا اور بیالوجی وغیرہ کے وجود میں آنے کا سبب بنا۔☆ قرآن مجید کی پہلی وحی میں رسول اللہ ﷺ کو ''پڑھنے'' کا حکم دیا گیا اور ذریعہ تعلیم ''قلم'' کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ ہمارے نبی ﷺ نے ہر مسلمان پر ضروری شرعی علم حاصل کرنے کو فرض قرار دیا۔ جنگ بدر کے موقع پر ان کافر قیدیوں کی رہائی دس دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے ساتھ مشروط رکھا، جن کے پاس مال نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وابتغ فيما اتاك الله الدار الأخرة ولا تنس نصيبك من الدنيا﴾ (القصص: ۷۷) ''جو مال و دولت اللہ نے تجھے دے رکھی ہے، اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دنیا میں سے بھی اپنے حصے کو فراموش نہ کر۔''

قرآن و حدیث میں علم کی بہت فضیلت آئی ہے۔ ''علم'' وہ چیز ہے جو انسان کو بصیرت عطا کرتی ہے کہ ہماری فلاح و بہبود کے لیے اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جو چیزیں تخلیق فرمائی ہیں، ان سے کیسے فائدہ اٹھایا جائے اور ہر قسم کی صنعت و حرفت سے آگاہی اور دشمن سے کیسے تحفظ ہو۔

امام غزالیؒ نے عصری علوم حاصل کرنے کو فرض کفایہ قرار دیا ہے۔ ایک مسلمان رہنما نے بجا طور پر کہا کہ اگر آپ اقلیت میں ہیں اور غریب ہیں تو علم کی دولت خوب حاصل کرو۔ جب علم حاصل ہوگا تو حکومت آپ کی ہے، اکثریت بھی آپ ہیں اور دولت مند بھی آپ۔ داناؤں کے نزدیک علم ایک لازوال دولت ہے جو کبھی چوری نہیں ہوسکتی۔ دنیا کی ساری چیزوں کی حفاظت خود انسان کو کرنا پڑتی ہے اور انسان ہمیشہ خطرے میں رہتا ہے۔ لیکن علم خود انسان کی حفاظت کرتا ہے اور دنیا میں جینے کا ادب سکھاتا ہے۔ مسلمان جب تک علوم و فنون میں دلچسپی لیتے رہے تو اہل یورپ ان کے قدم چومتے رہے۔ لیکن جب آپس میں اختلاف کے شکار، آرام طلبی کے دلدادہ اور محنت و مشقت میں سست ہو گئے، اسلام کے رہنما اصولوں سے انحراف کرنے

☆ آدم علیہ السلام کو ہر چیز کا نام سکھایا گیا اور انہیں برتنے کی صلاحیت عطا کی گئی جس سے ان کی صفات اور خواص کا علم حاصل ہوا۔